زیر ناف بال مونڈنے کی حد

محمد رفیق طاہر عفی اللہ عنہ

عربی زبان بہت ہی جامع اور مانع لغت ہے۔ اس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے الگ نام اور الفاظ موجود ہیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی نے نبی آخر الزماں امام الانبیاء جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکمیل دین کے لیے چنا اور انکی شریعت کو قیامت تک کے لیے نافذ فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق خالص عرب سے تھا۔ اور جس زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اس وقت شعراء ادباء اور زبان دانی کا بڑا غلغلہ تھا اس معاشرہ کے لوگ زبان وبیان میں اپنے آپ کو تمام اہل دنیا سے فروتر سمجھتے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ایسے جوامع الکلم عطاء کیے کہ عرب کے بلغاء وفصحاء بھی ششدر و حیراں رہ گئے۔ قرآن حکیم تو کلام الہی ہے جس کی مثال پیش کرنے سے مخلوق قاصر ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ جنہیں سنت یا حدیث کہا جاتا ہے وہ بھی ایسے جامع کلمات ہیں کہ ایک ایک لفظ اپنے اندر کئی کئی معانی سموئے ہوئے ہے اور ایسے مانع بھی ہیں کہ ان الفاظ سے کوئی ایسا معنی نہیں لیا جاسکتا جو شریعت کا مطلوب ومقصود نہ ہو۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس دور کے اہل عرب کی کلام کو سمجھا جائے، محاورات اہل زباں سے آشنائی حاصل کی جائے، اور

ہر لفظ کے معنی کو اس دور میں لیجا کر سمجھا جائے کہ اس وقت اس لفظ کا معنی کیا تھا یا یہ لفظ اس دور میں کس معنی کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ تبھی شریعت کے احکام صحیح طور پہ سمجھ آسکیں گے۔ کیونکہ شریعت اس دور کے اہل عرب بالخصوص قریش کی کی زباں میں نازل ہوئی۔ عربی زبان کی وسعت و جامعیت اور اسکی مانعیت کا اندازہ یہاں سے لگائیں کہ جسم کے مختلف حصوں پر اگنے والے بالوں کے لیے الگ الگ لفظ استعمال کیے جاتے ہیں مثلا:

العَقِيقَةُ وہ بال جو پیدائش کے وقت ہوتے ہیں۔

النَّاصِيَةُ سر کے اگلے حصہ (پیشانی) کے بال

الفَرْوَةُ سر کے اکثر حصہ کے بال

الذّؤابَةُ سر کے پچھلے حصہ کے بال

الفَرْعُ عورت کے سر کے بال

الغَدِيرَةُ عورت کی مینڈھیوں کے بال

الغفَرُ عورت کی پنڈلی کے بال

الدَّبَبُ عورت کے چہرے کے بال

الوَفْرَة کانوں کی لو تک بال

اللِّمَّةُ وہ بال جو کندھوں کو چھوتے ہوں

الطُّرَّةُ ماتھے کو ڈھانپنے والے بال

الجُمَّةُ والغَفْرَةُ سر کو ڈھانپنے والے بال

الهُدْبُ پلکوں کے بال

الشَارِبُ اوپر والے ہونٹ کے بال

العَنْفَقَةُ نیچے والے ہونٹ کے بال

المَسْرَبةُ سینہ کے بال

الشِّعْرَةُ عانہ کے بال

الإسْبُ پاخانہ والی جگہ (دبر) کے بال

الزَّبَبُ آدمی کے جسم کے بال

فقه اللغة وسر العربية:ص۸۳

یہ چند مثالیں ہیں۔ وگرنہ جسم کے باقی بالوں اور بالوں کی مختلف انواع واقسام کے لیے الگ الگ نام لغت عرب میں موجود ہیں۔ ہمارے موضوع سے متعلق اس میں دو نام ہیں: الشِّعْرَةُ عانہ کے بال الإسْبُ پاخانہ والی جگہ (دبر) کے بال یعنی پاخانہ والی جگہ جسے عربی میں " الإسْتُ / السَّهُ / السَبَّةُ / الوَجْعَاءُ / الضَّمَارى / الجَهْوَةُ / الذُّعْرَةُ / الوَبَاعَةُ / أمُّ سُوَيْدٍ / الدُّبُرُ" وغیرہ کہتے ہیں اس پر اگنے والے بالوں کا نام الإسْبُ ہے۔ اور عانہ کے بال جنہیں شریعت نے مونڈنے کا حکم دیا ہے انہیں الشِّعْرَةُ کہا جاتا ہے۔ یہاں سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ شریعت کے

حکم "حلق العانة" میں پاخانہ والی جگہ (دبر) کے بال شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ إسب ہیں شِعرة نہیں۔ علماء لغت کہتے ہیں:

الدُّبُر يقال له الاسْت والشّعرُ الذي حوله يقال له الاسْبُ

دُبُر کو اِسْت بھی کہا جاتا ہے اور اور جو بال اسکے ارد گرد ہوتے ہیں انہیں "إسب" کہتے ہیں۔

المزهر في علوم اللغة وأنواعها: ج ١ صـ ٤٥، الصحاح: جـ١ صـ٨٨ ، المصباح المنير: جـ١ صـ١٤

الغرض دبر کے بالوں کا نام لغت عرب میں الگ ہے اور عانہ کے بالوں کا نام الگ۔ اسی طرح عانہ سے اوپر ناف تک کے بالوں کو عربی میں "ثُنّه" کہا جاتا ہے:

الثُّنَّة من الْإِنْسَان: مَا دُون السُّرّة فَوق العانَة أَسْفَلَ الْبَطن.

انسان کے جسم میں ثنہ (ان بالوں کو کہتے ہیں) جو پیٹ کے نچلے حصہ پر ناف سے نیچے اور عانہ سے اوپر ہوں۔

تهذيب اللغة: جـ١٥ صـ ٤٩,٥٠، غريب الحديث للخطابي: جـ١ صـ٤٤٤، المحكم والمحيط الأعظم لابن سيده: جـ١٠ صـ١٣٣، كفاية المتحفظ لابن الأجدابي:صـ٦٨، الفائق: جـ١ صـ١٧٧، جـ٤ صـ٤٢، شمس العلوم لنشوان الحميري: جـ٢ صـ٨٠٣، المجموع المغيث لأبي موسى المديني: جـ١ صـ٢٧٦، إكمال الأعلام بتثليث الكلام لابن مالك (صاحب الألفية) : جـ١ صـ٩٣، لسان العرب: جـ١٣ صـ٨٤

اب رہا یہ سوال کہ عانہ کیا ہے؟ کہ جس کے بال مونڈنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ تو اچھی طرح سے سمجھ لیجئے کہ "عانہ" اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں شرمگاہ ہوتی ہے اور کے اوپر کی جانب تھوڑا سا حصہ۔ اصل میں عانہ کولہوں کے ہڈیوں کا اگلا حصہ ہے۔ جن کے درمیان میں آلات تناسل کا راستہ ہوتا ہے۔ زچگی کے وقت یہی ہڈی اللہ تعالی کی کمال حکمت سے کھل جاتی ہے اور جنین باہر آتا ہے۔ ہڈی کھلنے کے اس عمل کو اللہ تعالی نے یوں تعبیر کیا ہے:

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ

پھر راستہ کو آسان کر دیا

سورة عبس: ٢٠

اگر پیٹ کے نیچے حصہ کو کچھ دبائیں تو ایک ہڈی سی محسوس ہوتی ہے۔ وہ عانہ کی ہڈی ہے۔ بس یہیں سے بال مونڈنے کا آغاز ہو گا اور شرمگاہ سمیت اس جگہ کے بال مونڈے جائیں گے۔

نیچے دی گئی تصویر میں مکمل حوض یعنی دونوں کولہوں کی ہڈیاں ہیں:
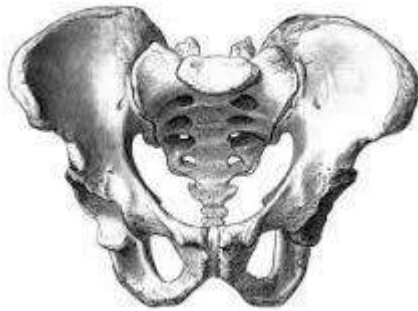
اس تصویر میں سے عانہ کی ہڈی کو سرخ رنگ کے مربع سے واضح کیا گیا ہے:
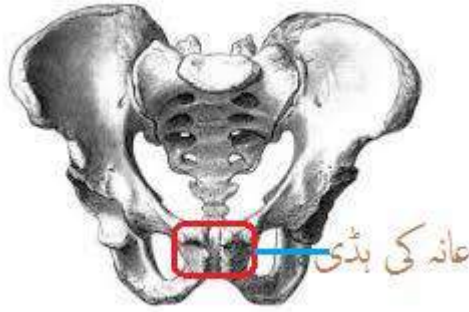
اہل لغت کہتے ہیں:

الْعَانَة منبِت الشّعْر فَوق القُبُل من الْمَرْأَة، وَفَوق الذّكر من الرجل عانه

عورت کی فرج (اگلی شرمگاہ) اور آدمی کے ذکر (آلہء تناسل) کے اوپر بال اگنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

تهذيب اللغة: ج٣ ص ١٢٩، ج١٣ ص٧١ ، لسان العرب: ج١ ص٢١٣ ، ج١٣ ص٣٠٠، المصباح المنير: ج٢ ص٤٣٨

اور کبھی ان بالوں کو بھی عانہ کہہ دیتے ہیں:

العانة: شَعْرُ الفَرْج عانه

یعنی اگلی شرمگاہ کے بال

شمس العلوم لنشوان الحميري: ج٧ ص٤٨٢٠

تو اس ساری بحث اور دلائل کا نتیجہ یہ نکلا کہ "عانہ" کے بال مونڈنے کا حکم ہے اور اس میں اگلی شرمگاہ (مردوں میں آلہء تناسل اور خصیتین اور عورتوں میں فرج) اور اس سے اوپر پیٹ کی جانب جہاں تک ہڈی ہے وہاں تک کے بال شامل ہیں۔ رانوں کے بال، عانہ کے اوپر اور ناف سے نیچے پیٹ کے زیریں حصہ کے بال اور دبر (پاخانہ والی جگہ) کے بال اور چوتڑوں (hips) کے بال اس میں شامل نہیں ہیں۔ اور اہل اردو لفظ عانہ کا ترجمہ کرتے ہوئے عموما زیر ناف بال کہہ دیتے ہیں تو یہ صرف کنایہ ہے۔ اور کچھ لوگ جو اس کنایہ کو نہیں سمجھتے وہ "زیر ناف" کا حقیقی معنی مراد لے لیتے ہیں اور ناف کے متصل نیچے سے بال مونڈنے کا آغاز کرتے ہیں اور نیچے تک جاتے ہوئے کچھ تو گھٹنوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ جبکہ رانیں یا پیٹ مونڈنے کا شریعت نے حکم نہیں دیا۔ خوب سمجھ لیں... اور یہ بات بھی اس بحث سے واضح ہوئی کہ بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے:

فاستحب حلق جميع ما على السبيلين

سبیلین (پیشاب اور پاخانے کی جگہ دونوں) پر موجود بالوں کو مونڈنا پسندیدہ ہے۔

مجمع بحار الأنوار للعلامة طاهر الفتني:ج۱ ص۴۷۲

یہ قول بلا دلیل ہے۔ کیونکہ لغت عرب اس قول کے خلاف ہے۔ اور شریعت اسلامیہ میں اس پر کوئی دلیل موجود نہیں!